بدعات اور فہم سلف

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری حفظہ اللہ

① مسیّب بن نجبہ رحمہ اللہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہنے لگے:

إِنِّي تَرَكْتُ قَوْمًا بِالْمَسْجِدِ يَقُولُونَ : مَنْ سَبَّحَ كَذَا وَكَذَا فَلَهُ كَذَا وَكَذَا، قَالَ : قُمْ يَا عَلْقَمَةُ فَلَمَّا رَآهُمْ، قَالَ : يَا عَلْقَمَةُ اشْغَلْ عَنِّي أَبْصَارَ الْقَوْمِ، فَلَمَّا سَمِعَهُمْ وَمَا يَقُولُونَ، قَالَ : إِنَّكُمْ لَمُتَمَسِّكُونَ بِذَنَبِ ضَلَالَةٍ، أَوَ إِنَّكُمْ لَأَهْدٰى مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

''میں نے مسجد میں چند لوگوں کا حلقہ دیکھا وہ کہہ رہے تھے کہ جس نے اتنی مرتبہ سبحان اللہ کہا، اس کے لئے اتنا اجر ہے، سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرمانے لگے: علقمہ! اٹھئے، میرے ساتھ چلئے، جب آپ نے ان کا حلقہ دیکھا، تو علقمہ سے کہا: ان کا دھیان دوسری طرف کریں، پھر جب آپ نے ان کا ذکر سن لیا تو فرمایا: یا تو تم گمراہ ہو یا اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ ہدایت والے!''

(المعجم الكبير للطّبراني : ١٢٥/٩، ح : ٨٦٢٨، وسندهٗ حسنٌ)

اس سے ملتے جلتے ایک اور واقعہ کے بعد آپ نے فرمایا:

إِنَّكُمْ لَأَهْدٰى مِنْ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَصْحَابِهٖ، إِنَّكُمْ لَمُتَمَسِّكُونَ بِطَرَفِ ضَلَالَةٍ .

''یا تو تم محمد رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابہ سے زیادہ ہدایت یافتہ ہو یا گمراہی کا راستہ چن چکے ہو۔''

(المعجم الکبیر للطّبراني : ۱۲۸/۹، ح : ۸٦۳۹، وسندهٗ صحیحٌ)

② سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما خوارج سے مناظرہ کے لئے گئے، تو وہ کہنے لگے :

فَمَا جَاءَ بِكَ؟ قُلْتُ : أَتَيْتُكُمْ مِنْ عِنْدِ صَحَابَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ، لِأُبَلِّغُكُمْ مَا يَقُولُونَ الْمُخْبَرُونَ بِمَا يَقُولُونَ فَعَلَيْهِمْ نَزَلَ الْقُرْآنُ، وَهُمْ أَعْلَمُ بِالْوَحْيِ مِنْكُمْ .

''کیسے آنا ہوا؟ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں : میں نے کہا : میں مہاجرین وانصار صحابہ کی طرف سے آپ کے پاس اس لئے آیا ہوں میں آپ کو ان کی وحی پر مبنی رائے سے آگاہ کرسکوں، قرآن ان کی موجودگی میں نازل ہوا اور وہ وحی کو آپ سے زیادہ جانتے تھے۔''

(المستدرك علی الصّحیحین للحاکم : ۱۵۰/۲، ح : ۲٦۵٦، وسندهٗ حسنٌ)

امام حاکم رحمہ اللہ نے اسے مسلم کی شرط پر ''صحیح'' کہا ہے اور حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ان کی موافقت کی ہے۔

③ عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ (م : ۱۰۱ھ) نے منکرین تقدیر کے رد میں فرمایا :

لَقَدْ قَرَءُ وا مِنْهُ مَا قَدْ قَرَأْتُمْ، وَعَلِمُوا مِنْ تَأْوِيلِهِ مَا جَهِلْتُمْ، ثُمَّ قَالُوا بَعْدَ ذٰلِكَ : كُلُّهٗ كِتَابٌ وَقَدَرٌ .

''جو قرآن آپ پڑھ رہے ہیں، یہی سلف نے پڑھا تھا، اس کا سلف نے جو معنی وتفسیر کیا، آپ اس سے جاہل اور کورے رہ گئے، وہ آپ کے پیش کردہ دلائل

پڑھنے کے باوجود قضا وقدر کے قائل تھے۔''

(سنن أبي داود : ٤٦١٢، الشّريعة للآجرّي : ٢٢٣ وسندهٗ حسنٌ)

④ علامہ مقریزی (م : ۸۴۵ھ) لکھتے ہیں؛

وَأَصْلُ كُلِّ بِدْعَةٍ فِي الدِّينِ الْبُعْدُ عَنْ كَلَامِ السَّلَفِ وَالْاِنْحِرَافُ عَنِ اعْتِقَادِ الصَّدْرِ الْأَوَّلِ .

''کلام سلف سے دوری اور صدر اول کے عقیدہ سے انحراف ہر بدعت کی جڑ ہے۔''

(المواعظ والإعتبار بذكر الخِطَط والآثار : ١٩٨/٤)

⑤ علامہ شاطبی رحمہ اللہ (م : ۷۹۰ھ) لکھتے ہیں :

لَوْ كَانَ دَلِيلًا عَلَيْهِ لَمْ يَعْزُبْ عَنْ فَهْمِ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِينَ، ثُمَّ يَفْهَمُهٗ هٰؤُلَاءِ، فَعَمَلُ الْأَوَّلِينَ كَيْفَ كَانَ مُصَادِمٌ لِّمُقْتَضٰى هٰذَا الْمَفْهُومِ وَمُعَارِضٌ لَّهٗ، وَلَوْ كَانَ تَرْكُ الْعَمَلِ فَمَا عَمِلَ بِهِ الْمُتَأَخِّرُونَ مِنْ هٰذَا الْقِسْمِ مُخَالِفٌ لِّإِجْمَاعِ الْأَوَّلِينَ، وَكُلُّ مَنْ خَالَفَ الْإِجْمَاعَ فَهُوَ مُخْطِىءٌ، وَأُمَّةُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَجْتَمِعُ عَلٰى ضَلَالَةٍ، فَمَا كَانُوا عَلَيْهِ مِنْ فِعْلٍ أَوْ تَرْكٍ فَهُوَ السُّنَّةُ وَالْأَمْرُ الْمُعْتَبَرُ، وَهُوَ الْهُدٰى، وَلَيْسَ ثَمَّ إِلَّا صَوَابٌ أَوْ خَطَأٌ، فَكُلُّ مَنْ خَالَفَ السَّلَفَ الْأَوَّلِينَ فَهُوَ عَلٰى خَطَأٍ، وَهٰذَا كَافٍ .

''اس پر کوئی دلیل ہوتی، تو اس کا فہم صحابہ وتابعین سے غائب رہ جانا ممکن نہیں تھا، کہ بعد والے اسے سمجھتے۔ سلف نے اگر کوئی عمل چھوڑا تو وہ دلیل کے درست

مفہوم سے نابلد ہونے کی بنا پرنہیں چھوڑا ہے، بلکہ وہ دلیل کے صحیح مفہوم سے واقف تھے، متاخرین میں سلف کا مخالف عمل اگر آگیا ہے تو وہ سلف کے اجماع کے خلاف ہونے کی وجہ سے مردود ہوگا۔امت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام گمراہی پر جمع نہیں ہوسکتی، لہٰذا سلف جس کام کے کرنے یا چھوڑنے پر متفق ہوں، وہی سنت اور معتبر ہے اور وہی ہدایت ہے۔کسی کام میں دو ہی احتمال ہوتے ہیں، درستی یا خطا اور سلف کی مخالفت کرنے والا یقیناً خطا کار ہے۔''

(المُوَافَقات : ۷۲/۳)

۞ نیز لکھتے ہیں:

فَلِهٰذَا كُلِّهٖ يَجِبُ عَلٰى كُلِّ نَاظِرٍ فِي الدَّلِيلِ الشَّرْعِيِّ مُرَاعَاةُ مَا فَهِمَ الْأَوَّلُونَ، وَمَا كَانُوا عَلَيْهِ فِي الْعَمَلِ بِهٖ، فَهُوَ أَحْرٰى بِالصَّوَابِ، وَأَقْوَمُ فِي الْعِلْمِ وَالْعَمَلِ .

''ان تمام امور کو پیش نظر رکھتے ہوئے شرعی دلیل میں تدبر کرنے والے ہر شخص کے لیے سلف کے فہم وعمل کا پاس رکھنا فرض ہے، کیونکہ وہی درستی کے زیادہ قریب اور علم وعمل میں پختہ ہیں۔''(المُوَافَقات : ۳۞۷۷)

۞ مزید لکھتے ہیں:

لَا تَجِدُ مُبْتَدِعًا مِّمَّنْ يَّنْسِبُ إِلَى الْمِلَّةِ إِلَّا وَهُوَ يَسْتَشْهِدُ عَلٰى بِدْعَتِهٖ بِدَلِيلٍ شَرْعِيٍّ، فَيُنْزِلُهٗ عَلٰى مَا وَافَقَ عَقْلَهٗ وَشَهْوَتَهٗ .

''آپ اسلام کی طرف منسوب تمام بدعتیوں کو دیکھیں گے کہ وہ اپنی بدعت پر

دلیل شرعی سے استدلال کرتا ہے، پھر اسے اپنی عقل وخواہش کے مطابق ڈھال لیتے ہیں۔'' (الاعتصام: ١/١٣٤)

❁ مزید فرماتے ہیں:

فَالْحَذَرَ الْحَذَرَ مِنْ مُّخَالَفَةِ الْأَوَّلِينَ، فَلَوْ كَانَ ثَمَّ فَضْلٌ مَّا، لَكَانَ الْأَوَّلُونَ أَحَقَّ بِهٖ، وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ.

''بچیں بچیں! سلف کی مخالفت سے بچیں۔ متاخرین کے اختیار کردہ کاموں میں فضیلت ہوتی تو سلف ان کاموں کو ضرور اپنا لیتے۔''

(المُوافقات: ٣/٥٦)

❁ مزید لکھتے ہیں:

فِي كَثِيرٍ مِّنَ الْأُمُورِ يَسْتَحْسِنُونَ أَشْيَاءَ، لَمْ يَأْتِ فِي كِتَابٍ وَّلَا سُنَّةٍ وَّلَا عَمِلَ بِأَمْثَالِهَا السَّلَفُ الصَّالِحُ، فَيَعْمَلُونَ بِمُقْتَضَاهَا وَيُثَابِرُونَ عَلَيْهَا، وَيُحَكِّمُونَهَا طَرِيقًا لَّهُمْ مَّهْيَعًا وَّسُنَّةً لَّا تُخْلِفُ، بَلْ رُبَّمَا أَوْجَبُوهَا فِي بَعْضِ الْأَحْوَالِ.

''اہل بدعت بیسیوں ان کاموں کو مستحب جانتے ہیں، جن پر کتاب وسنت میں دلیل ہی نہیں اور نہ سلف نے وہ کام کئے ہیں۔ بدعتی اس طرح کے کام دوام کے ساتھ کرتے ہیں اور انہیں اپنے لیے واضح راستہ اور سنت غیر معارضہ سمجھتے ہیں، بلکہ بعض اوقات اسے واجب بھی قرار دیتے ہیں۔'' (الاعتصام: ١/٢١٢)

٦ حافظ ابن عبد الہادی رحمہ اللہ (م: ۷۴۴ھ) لکھتے ہیں:

وَلَا يَجُوزُ إِحْدَاثُ تَأْوِيلٍ فِي آيَةٍ أَوْ سُنَّةٍ لَّمْ يَكُنْ عَلٰى عَهْدِ السَّلَفِ، وَلَا

عَرَفُوهُ وَلَا بَيَّنُوهُ لِلْأُمَّةِ، فَإِنَّ هٰذَا يَتَضَمَّنُ أَنَّهُمْ جَهِلُوا الْحَقَّ فِي هٰذَا، وَضَلُّوا عَنْهُ، وَاهْتَدٰى إِلَيْهِ هٰذَا الْمُعْتَرِضُ الْمُتَأَخِّرُ .

''کسی آیت یا حدیث کا ایسا مفہوم ومطلب لینا جائز نہیں، جو زمانہ سلف میں نہیں تھا، سلف نے یہ مفہوم نہیں سمجھا تھا اور امت کے لئے بیان نہیں کیا تھا۔ اگر ایسا مفہوم لینا جائز سمجھا جائے تو ماننا پڑے گا سلف اس بات کی حقیقت سے واقف نہ ہو سکے اور بعد میں آنے والا حقیقت کو پا گیا ہے۔''

(الصّارم المُنكي في الرّد على السُّبكي، ص ٣١٨)

⑦ امام ابن الانباری رحمہ اللہ (م: ۳۲۸ھ) فرماتے ہیں:

مَنْ قَالَ فِي الْقُرْآنِ قَوْلًا يُوَافِقُ هَوَاهُ، لَمْ يَأْخُذْ عَنْ أَئِمَّةِ السَّلَفِ، فَأَصَابَ، فَقَدْ أَخْطَأَ، لِحُكْمِهِ عَلَى الْقُرْآنِ بِمَا لَا يُعْرَفُ أَصْلُهُ، وَلَا يَقِفُ عَلٰى مَذْهَبِ أَهْلِ الْأَثَرِ وَالنَّقْلِ فِيهِ .

''جس شخص نے قرآنِ کریم کی تفسیر میں اپنی خواہش سے ایسی بات کہی، جو ائمہ سلف سے ثابت نہیں، اگر وہ درست ہے، تو بھی غلط ہے، کیونکہ اس نے قرآنِ کریم پر ایسا حکم لگایا ہے، جس کی وہ دلیل نہیں جانتا تھا اور نہ ہی وہ اس بارے میں اہل اثر ونقل (سلف) کے مذہب پر واقف ہوا ہے۔''

(الفقيه والمتفقّه للخطيب : ٢٢٣/١، وسندهٗ صحيحٌ)

⑧ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ (م: ۷۲۸ھ) لکھتے ہیں:

فَإِنَّ الصَّحَابَةَ وَالتَّابِعِينَ وَالْأَئِمَّةَ إِذَا كَانَ لَهُمْ فِي تَفْسِيرِ الْآيَةِ قَوْلٌ وَجَاءَ قَوْمٌ فَسَّرُوا الْآيَةَ بِقَوْلٍ آخَرَ لِأَجْلِ مَذْهَبٍ اعْتَقَدُوهُ

وَذٰلِكَ الْمَذْهَبُ لَيْسَ مِنْ مَذَاهِبِ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِينَ لَهُمْ بِإِحْسَانٍ صَارُوا مُشَارِكِينَ لِلْمُعْتَزِلَةِ وَغَيْرِهِمْ مِنْ أَهْلِ الْبِدَعِ فِي مِثْلِ هٰذَا، وفِي الْجُمْلَةِ مَنْ عَدَلَ عَنْ مَذَاهِبِ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِينَ وَتَفْسِيرِهِمْ إِلٰى مَا يُخَالِفُ ذٰلِكَ كَانَ مُخْطِئًا فِي ذٰلِكَ بَلْ مُبْتَدِعًا وَّإِنْ كَانَ مُجْتَهِدًا مَغْفُورًا لَّهٗ خَطَؤُهٗ فَالْمَقْصُودُ بَيَانُ طُرُقِ الْعِلْمِ وَأَدِلَّتِهٖ وَطُرُقِ الصَّوَابِ وَنَحْنُ نَعْلَمُ أَنَّ الْقُرْآنَ قَرَأَهُ الصَّحَابَةُ وَالتَّابِعُونَ وَتَابِعُوهُمْ وَأَنَّهُمْ كَانُوا أَعْلَمَ بِتَفْسِيرِهٖ وَمَعَانِيهِ كَمَا أَنَّهُمْ أَعْلَمُ بِالْحَقِّ الَّذِي بَعَثَ اللّٰهُ بِهٖ رَسُولَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنْ خَالَفَ قَوْلَهُمْ وَفَسَّرَ الْقُرْآنَ بِخِلَافِ تَفْسِيرِهِمْ فَقَدْ أَخْطَأَ فِي الدَّلِيلِ وَالْمَدْلُولِ جَمِيعًا.

’’صحابہ وتابعین کا قرآن کی تفسیر میں ایک قول ہو اور بعد والے اپنے مذہب کی تائید میں اس قول کے خلاف بات کہہ دیں، تو یہ انداز فکر صحابہ وتابعین والا نہیں، بلکہ مشرکین اور معتزلہ والا ہے، خلاصہ کلام یہ کہ مذہب صحابہ وتابعین کے مخالف بات کہنے والا خطا کار بلکہ بدعتی ہے، اگر مجتہد ہوا، تو اس خطا پر اجر پائے گا، ہمارا مقصد علم کے راستوں اور دلائل کا بیان اور ان میں سے درست راستے کی نشاندہی ہے، ہمیں معلوم ہے کہ قرآن صحابہ، تابعین اور تبع تابعین نے پڑھا تھا اور وہ لوگ قرآن کا معنی وتفسیر ہم سے اسی طرح زیادہ جانتے، جس طرح حق ہم سے زیادہ جانتے تھے، تو جس نے ان کی مخالفت میں بات کہی یا تفسیر قرآن میں

ان کی مخالفت کی وہ دلیل و مدلول دونوں میں خطا کار ہے۔''

(مجموع الفتاوٰی : ۳۶۲/۱۳)

⑨ علامہ ابن قیم رحمہ اللہ (م:۷۵۱ھ) لکھتے ہیں:

إِنَّ إِحْدَاثَ قَوْلٍ فِي تَفْسِيرِ كِتَابِ اللّٰهِ الَّذِي كَانَ السَّلَفُ وَالْأَئِمَّةُ عَلٰى خِلَافِهٖ يَسْتَلْزِمُ أَحَدَ الْأَمْرَيْنِ، إِمَّا أَنْ يَّكُونَ خَطَأً فِي نَفْسِهٖ، أَوْ تَكُونَ أَقْوَالُ السَّلَفِ الْمُخَالِفَةُ لَهٗ خَطَأً، وَلَا يَشُكُّ عَاقِلٌ أَنَّهٗ أَوْلٰى بِالْغَلَطِ وَالْخَطَأِ مِنْ قَوْلِ السَّلَفِ .

''فہم سلف اور ائمہ سنت کے خلاف قرآن کی تفسیر بیان کرنے سے دو باتوں میں سے ایک بات لازم آتی ہے، بیان کرنے والا خود غلط ہو گا یا سلف کے اقوال غلط ہوں گے اور کسی عقلمند کے لئے اس میں شک کی گنجائش نہیں کہ سلف کی مخالفت کرنے والے کی بات غلطی اور خطا پر مبنی ہے۔''

(مختصر الصّواعق المُرسَلة : ۱۲۸/۲)

مقصد یہ ہے کہ اگر عید میلاد کا کوئی شرعی ثبوت یا جواز ہوتا، تو سلف صالحین اور ائمہ اہل سنت میلاد منانے میں پہل کرتے، اگر انہوں نے یہ کام نہیں کیا تو یقیناً جائز نہیں ہے۔

⑩ علامہ ابن ابی العز حنفی رحمہ اللہ (م:۷۹۲ھ) لکھتے ہیں:

وَصَارُوا يَبْتَدِعُونَ مِنَ الدَّلَائِلِ وَالْمَسَائِلِ مَا لَيْسَ بِمَشْرُوعٍ، وَيَعْرِضُونَ عَنِ الْأَمْرِ الْمَشْرُوعِ .

''بعض مشروع کام سے اعراض برت کر ایسے کام گھڑنے لگے ہیں، جن کا

شریعت سے تعلق ہی نہیں۔‘‘(شرح العقيدة الطّحاوية : ٥٩٣)

⑪ علامہ سیوطی (م:۹۱۱ھ) لکھتے ہیں:

مِثْلُ طَوَائِفَ مِنْ أَهْلِ الْبِدَعِ اعْتَقَدُوا مَذَاهِبَ بَاطِلَةً وَّعَمَدُوا إِلَى الْقُرْآنِ فَتَأَوَّلُوهُ عَلٰى رَأْيِهِمْ وَلَيْسَ لَهُمْ سَلَفٌ مِّنَ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِينَ لَا فِي رَأْيِهِمْ وَلَا فِي تَفْسِيرِهِمْ .

’’اہل بدعت کے مختلف گروہ ہیں، یہ باطل عقائد کے حامل ہیں اور دلائل قرآنیہ کو اپنی آراء کے مطابق ڈھال لیتے ہیں۔ ان کی روائے اور ان کی بیان کردہ تفسیر صحابہ وتابعین کی آراء وتفاسیر سے ہٹ کر ہوتی ہیں۔‘‘(الإتقان : ٢٠٦/٤)